قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (اٰلِ عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 11 جنوری 2020ء | 15 جمادی الاوّل 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 10

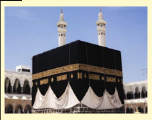

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا (بنی اسرائیل 79)

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہوکر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

ایک بنیادی عقیدہ

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

’’ہم تو سمجھتے ہیں کہ اسلام کے ایک حد تک پائے جانے کے بعد انسان مسلمان کے نام سے پکارے جانے کا مستحق سمجھا جا سکتا ہے لیکن جب وہ اس مقام سے بھی نیچے گر جاتا ہے تو گو وہ مسلمان کہلاتا سکتا ہے مگر کامل مسلم اسے نہیں سمجھا جا سکتا ۔ یہ تعریف ہے جو ہم کُفر و اسلام کی کرتے ہیں اور پھر اس تعریف کی بناء پر ہم کبھی نہیں کہتے کہ ہر کافر دائمی جہنّمی ہوتا ہے ۔ ہم تو یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی اس قسم کے کافر نہیں سمجھتے بلکہ یقین رکھتے ہیں کہ دنیا میں جس قدر بھی کُفّار ہیں خواہ وہ یہودی ہیں یا عیسائی ، دہریہ ، ہندو یا سِکھ وغیرہ آخر خدا تعالیٰ کا فضل ان کے شاملِ حال ہوگا اور خدا تعالیٰ انہیں کہہ دے گا کہ جاؤ جنّت میں داخل ہو جاؤ ۔‘‘

(خطبہ جمعہ 26 اپریل 1935ء از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 287 ، 288)

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی درج ذیل ویب سائٹ زیادہ سے زیادہ وزٹ کریں اوراپنے عزیزواقارب کو بھی مطلع فرمائیں۔

www.alfazlonline.org

اسی طرح اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں، اعلانات، آراءاورخطوط اس ایڈریس پر بھجیں اوردعاؤں میں یاد رکھیں۔

Info@alfazlonline.org

(ایڈیٹر)

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نیک اور بُرے ساتھی کی مثال

حضرت ابو موسی اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا : ’’نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کَسْتُوْرِی اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹّی جھونکنے والا ہو ۔کَسْتُوْرِی اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تُو اُس سے خرید لے گا ۔ورنہ کم از کم تُو اُس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا ۔اور بھٹّی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبو دار دھواں تجھے تنگ کرے گا ۔‘‘

(مسلم کتاب البر و الصلۃ)

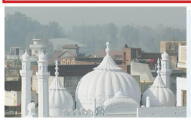

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

تمباکو نوشی سے کراہت

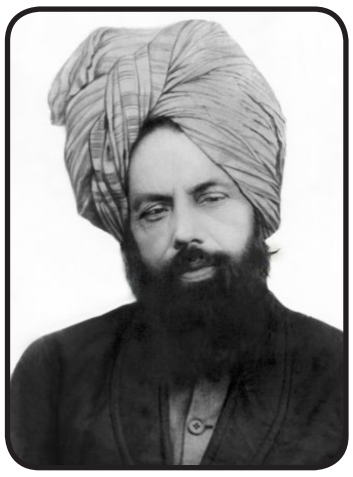

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

- ’’یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ ہوتا تو آپؐ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے ایک لغو اور بے ہودہ حرکت ہے۔ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یونہی بے جا صرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست آدمی وہ ہے جو کسی شئے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم ص 175)

- ’’تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا لیکن ہم اس کومکروہ جانتے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپؐ نہ اپنے لئے اور نہ اپنے صحابہؓ کے لئے کبھی اس کو تجویز کرتے بلکہ منع کرتے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم ص 368)

- ’’اس کا ترک اچھا ہے۔ ایک بدعت ہے منہ سے بو آتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول ص538)

- ’’انسان عادت چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو۔ اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو نہ منع کرتا اور نہ جائز قرار دیتا ہوں مگران صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ ‘‘

(ملفوظات جلد پنجم ص 159)

- ’’میں نے چند ایک ایسے آدمیوں کی شکایات سنی تھیں کہ وہ پنج وقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلاتوقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے تاکہ دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ ‘‘

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص 59)

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ

وہ جو تنہا تھا "گمنام" اور "بے ہنر"
یہ جہاں اُس کے مسکن سے تھا بے خبر
ساتھ اُس کے تھی تائید رب الورٰی
وہ تھا مولٰی کی ہستی کا تازہ نشاں
وہ رہا اپنے پیارے کا بن کر معیں
کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں
وہ قلم کا شہنشاہ لکھتا رہا
درسِ توحید دنیا کو دیتا رہا
با دلائل بیانِ حقائق ہوا
رفتہ رفتہ ہجومِ خلائق ہوا
سب نئے بن گئے آسمان و زمیں
کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں
شیر نَر کی طرح اُس کی للکار تھی
برق سے تیز تَر اُس کی چمکار تھی
جیت کے دل نئی دنیا تعمیر کی
خُلق کے حسن سے ساری تسخیر کی
صد تبسم بہ لب اور بہ خندہ جبیں
کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں
ہیں کہاں لیکھرام اور آتھم گئے
کتنے اٹھے تھے طوفان جو تھم گئے
بھیں کا لوگو کہاں اب کرم دین ہے
اب کہاں ہے مداری کہاں بین ہے
ہاں خدا نے کسی کو بھی چھوڑا نہیں
کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں
جو بٹالے کا تھا اک محمد حسین
جس کے لب پر رہا عمر بھر شور شین
سارے ہی تیغ برّاں سے کٹتے گئے
اک زمانہ ہوا سارے مر کھپ گئے
کیسا قادر ہے وہ مالک العالمیں
کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں
عمر بھر تیز تیروں کی زد پر رہے
جس سے پھٹ جائے دل وہ مظالم سہے
بول کر بولیاں اپنی سب اُڑ گئے
حادثے ان کی جانب ہی سب مڑ گئے
میرے آقا کا کچھ بھی بگاڑا نہیں
کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں
وہ جسے نان کے ٹکڑے ملتے نہ تھے
پیٹ بھر کر کبھی بھی جو کھاتے نہ تھے
اُن کو اتنا دیا اُن کا گھر بھر دیا
اُن کو جسمانی روحانی لنگر دیا
کیسے اُٹھ جائے سجدے سے میری جبیں

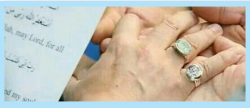

دربار خلافت

الفضل ایک قدیم اور اہم اخبار ہے
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا الفضل کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزنامہ "الفضل" کو جاری ہوئے سو سال پورے ہورہے ہیں ۔ الحمد للہ محترم ایڈیٹر صاحب نے اس موقع پر "الفضل" کے خاص نمبر کے لئے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے اور اس کی تیاری میں حصہ لینے والوں او رمضمون نگاروں کی خدمات قبول فرمائے۔ آمین

یہ دور دور آخرین ہے۔ قرآن کریم کی پیشگوئی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ کے مطابق دور آخرین کتب و رسائل کی نشر واشاعت کا دور ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے عہد مبارک میں 1913ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے استخارہ کر کے " الفضل" کا اجراء فرمایا۔ پہلے ہندوستان سے اور پھر تقسیم ہند کے بعد پاکستان سے باقاعدگی سے شائع ہونے والا جماعت کا یہ ایک قدیم اور اہم اخبار ہے۔ اس کا آغاز بڑی قربانیوں سے ہوا۔ اس کے اجراء کے وقت حضرت اماں جان نے اپنی ایک زمین عنایت فرمائی۔ حضرت ام ناصر نے اپنے زیورات پیش فرمائے جس میں سے ایک انہوں نے اپنے لئے اور ایک ہماری والدہ حضرت صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے استعمال کے لئے رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بھی نقد رقم اور زمین پیش فرمائی ۔...

یہ دور پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کا دور ہے۔ ہر طرف آزادی صحافت اور آزادی ضمیر کی باتیں ہو رہی ہیں مگر اس ترقی یافتہ دور میں بھی "الفضل " پر کئی قسم کی قدغنیں ہیں ۔ اخبار میں دینی اصطلاحات وغیرہ کی اشاعت پر بہت سی پابندیاں ہیں ۔ اس کے سو سالہ سفر میں اخبار کی انتظامیہ پر متعدد مقدمات بنائے گئے۔ مختلف انداز میں ہراساں کیا گیا۔ ان نامساعد حالات اور پابندیوں کے پیش نظر توقفات بھی آئے اور اخبار کو بند بھی کرنا پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ وقتی مشکلات اور دقتوں کو دور فرماتا رہا اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلفائے احمدیت کی رہنمائی میں نہایت حکمت عملی اور خوش اسلوبی سے جماعت نے اسے جاری رکھا ہوا ہے۔ اس کی اپنوں اور غیروں میں نہایت اعلیٰ پہچان ہے۔ اس کے قارئین میں بہت سے ایسے ہیں جنہیں ایک کے بعد اگلے شمارے کا بڑی بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔اگرچہ آج کے جدید دور میں انٹرنیٹ پر بھی بیشمار لوگ اس کا مطالعہ کر لیتے ہیں لیکن وہ لوگ جنہیں یہ سہولت میسر نہیں یا وہ اس کا استعمال نہیں جانتے اور وہ چھپے ہوئے اخبار ہی کا مطالعہ کرتے ہیں ایسے قارئین کی تعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

میری طرف سے تمام قارئین اور الفضل کی انتظامیہ اور کارکنان کو الفضل کے سوسال پورے ہونے پر مبارکباد ۔ اللہ تعالیٰ سب کے علم وعمل میں برکت بخشے اور ایمان و ایقان میں بڑھائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل صد سالہ جوبلی سوونیئر 2013ء)

کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں
اک صدی میں ہوئے ایک سے اک کروڑ
اب صدی اگلی دیکھے گی صدہا کروڑ
یہ حقائق نہیں اب بعید از قیاس
یہ تو قادر خدا نے دلائی ہے آس
جس کے آگے کوئی بات مشکل نہیں
کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں
ہم ہیں اُس کی جماعت کے جس کے لئے
تا ابد سرفرازی کے وعدے ہوئے
اے خدا تو ہمیں اس کے قابل بنا
تُو تو سنتا ہے سب عاجزوں کی دعا
تیرے وعدوں پہ ہے ہم کو حق الیقین
کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

ہشام احمد

محسنِ انسانیت ﷺ کے اخلاقِ فاضلہ کا دلنشیں تذکرہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران:32)

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ ایک کامل اور بااخلاق انسان تھے۔ آپ ﷺ کی زندگی تمام انسانوں کے لئے اور تمام انبیاء اور مرسلین کے لئے ایک کامل نمونہ کے طور پر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن آپ ﷺ کے تمام اقوال و افعال اور اعمال قرآن کریم کے مطابق ہیں۔

آپؐ بحیثیت عادل و منصف

رسول کریم ﷺ کی ذات میں ہر خوبی اپنے کمال کو پہنچی ہوئی تھی اور ان خوبیوں میں ایک خوبی عدل و انصاف بھی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ قبیلہ بنو مخزوم کی فاطمہ نامی عورت نے چوری کی لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے پاس حضرت اسامہ بن زیدؓ کو اس عورت کی سفارش کرنے کے لئے بھیجا۔ آپ ﷺ یہ سن کر ناراض ہوئے اور فرمایا:

”خدا کی قسم! اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتیں تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا اور فرمایا تم میں سے پہلی قومیں اس لئے تباہ ہوئیں کہ وہ طاقتور اور امیر کو چھوڑ دیتے تھے۔“

آپؐ کا رحم اور شفقت

حضور ﷺ بہت رحم دل اور شفقت گزار تھے۔ آپ ﷺ کی یہ خوبی نہ صرف انسانوں کے لئے تھی بلکہ جانوروں اور پرندوں کے لئے بھی تھی جیسا کہ روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک دفعہ آپؐ کے پاس سے گزرے اونٹ نے اپنے مالک کی شکایت کی کہ ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈالتا ہے چارہ کم دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس مالک کو بلوایا اور کہا کہ اس کا خیال رکھو یہ بے زبان جانور ہے۔

علامہ اقبال اپنے ایک شعر میں بیان کرتے ہیں:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بَر لانے والا

صادق و امین

آپ ﷺ کو تمام عرب والے صادق اور امین کہہ کر پکارا کرتے تھے کیونکہ آپؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور امین اس لئے کہ آپؐ نے کبھی کسی کی امانت میں خیانت نہیں کی۔ لوگ آپؐ کے پاس امانتیں رکھوایا کرتے تھے اور آپؐ کی صحبت سے فیض یاب ہو کر جایا کرتے تھے۔

بچوں سے شفقت

آپ ﷺ بچوں سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ اگر آپ ﷺ سواری پر ہوتے تھے تو بچوں کو اپنے ساتھ سوار کر لیا کرتے تھے۔ اگر محفل میں کوئی پھل لے کر آتا تو سب سے پہلے بچوں کو دیا کرتے تھے۔

ہجرت کے پہلے سال حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کو جو ابھی بچے ہی تھے آنحضور ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپؐ نے ایک کھجور کو نرم کر کے اس کا لعاب عبد اللہ کے منہ پر لگایا اور ان کے لئے دعاءِ خیر فرمائی اور انہوں نے اپنے علم و عقل سے بلند مرتبہ حاصل کیا۔

آپؐ کا رہن سہن

مجالس میں آپ ﷺ ہمیشہ خوش اخلاق کا مظاہرہ کرتے۔ سلوک کرتے تھے۔ اپنا کام کرتے۔ سلام کرنے میں پہل کرتے۔ کوئی بات کرتے تو توجہ کے ساتھ کرتے تھے۔ جس بات پر زور دینا ہوتا تو اسے تین دفعہ دہراتے تھے۔ آپ ﷺ عفو و درگزر کے پیکر تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے بد ترین دشمنوں سے بھی حسن سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آنحضور ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

آپؐ کی تعلیم

آپ ﷺ ابھی مکہ میں ہی مقیم تھے کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی:

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ - فَكُّ رَقَبَةٍ (البلد:13-14)

یعنی اے رسول! کیا تم جانتے ہو کہ دین کے راستے میں ایک بڑی گھاٹی والی چڑھائی کون سی ہے جس پر چڑھ کر انسان قرب الٰہی کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے؟ اگر تم نہیں جانتے تو ہم بتلاتے ہیں کہ وہ غلام کو آزاد کرنا ہے۔

حدیث میں آتا ہے: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”جو کوئی مسلمان غلام آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ دوزخ سے کلّی نجات عطا کرے گا۔“

(بخاری کتاب الایمان والنذر)

ایک اور جگہ براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ بس میں سیدھا جنت میں چلا جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے لفظ تو مختصر کہے ہیں مگر بات بہت بڑی پوچھی ہے۔ تم ایسا کرو کہ غلام کو آزاد کرو اگر خود اکیلے آزاد نہ کر سکو تو دوسروں کے ساتھ مل کر آزاد کرو۔

(سیرت خاتم النبیین صفحہ 387)

چنانچہ ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضور ﷺ غلاموں کے حقوق کا بھی خیال رکھتے تھے اسی وجہ سے اسلامی تعلیم میں بعض غلطیوں اور گناہوں کے کفارہ میں غلام کے آزاد کرنے کا قاعدہ مقرر کیا گیا ہے اور روایات سے ملتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنے زندگی میں تریسٹھ (63) غلام آزاد کئے۔

(سبل السلام شرح بلوغ السرام کتاب العتق)

حربی دشمنوں کی امداد

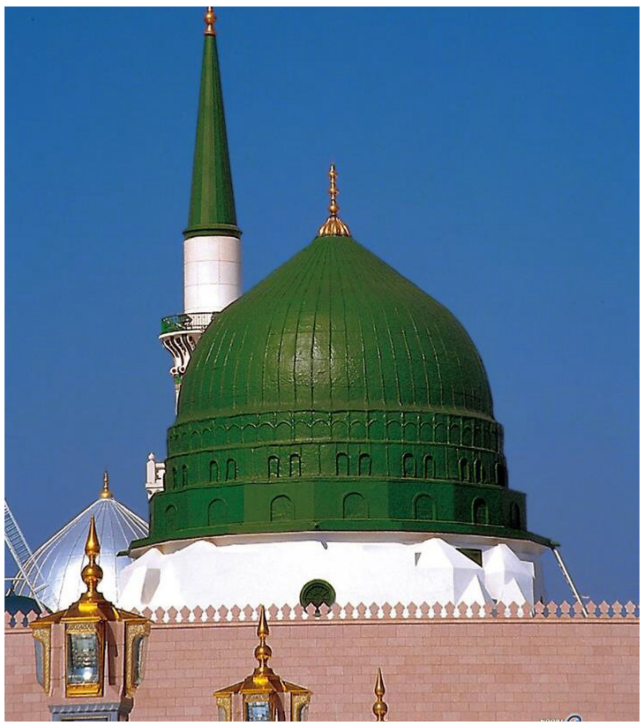

چنانچہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ جب 5 ہجری میں مکہ میں قحط پڑا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس سے مکہ والوں کی امداد کے لئے کچھ چاندی بھجوائی حالانکہ قریش مکہ اسلام کے خلاف برسر پیکار تھے۔

احساسات کا احترام

جذبات واحساسات کا رشتہ نہایت نازک ہوتا ہے اور فاتح اور غالب اقوام عموماً اس معاملہ میں بہت بے اعتنائی دکھاتی ہیں کیونکہ اس کا دارومدار کسی قانون پر نہیں ہوتا بلکہ صرف اس روح پر ہوتا ہے جو قلوب میں مخفی ہوتی ہے اور جس پر کوئی مادی قانون حکومت نہیں کر سکتا مگر آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ اپنے غلبہ اور حکومت کے زمانہ میں بھی غیر مسلموں کے احساسات کا بہت خیال رکھتے تھے۔

چنانچہ ایک دفعہ مدینہ میں ایک یہودی نوجوان بیمار ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ کو علم ہوا تو آپؐ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اس کی حالت نازک پا کر آپؐ نے اسے اسلام کی تبلیغ فرمائی۔ وہ آپؐ کی تبلیغ سے متاثر ہوا مگر چونکہ اس کا باپ زندہ تھا اور اس وقت پاس ہی کھڑا تھا۔ وہ ایک سوالی کی ہیئت بنا کر باپ کی طرف دیکھنے لگ گیا۔ باپ نے کہا بیٹے! اگر تمہیں تسلی ہو تو بے شک ابو القاسم کی بات مان لو۔ لڑکے نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا جس پر آنحضرت ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا ”خدا کا شکر ہے کہ ایک روح آگ کے عذاب سے نجات پا گئی۔“ (بخاری ابواب الجنائز)

مذہبی بزرگوں کا احترام

دنیا میں عام طور پر یہ جذبہ کام کرتا ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کے مذہبی پیشواؤں کا احترام نہیں کرتی اور اپنے بزرگوں کے سوا باقی سب کو جھوٹا اور مفتری اور مفسد فی الارض قرار دیتی ہے مگر آنحضرت ﷺ کی تعلیم اس کے بالکل برعکس ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب ایک صحابی نے کسی یہودی کے سامنے آنحضرت ﷺ کی حضرت موسیٰؑ پر ایسے رنگ میں فضیلت بیان کی جس سے اس یہودی کے دل کو صدمہ پہنچا تو آپؐ نے اس صحابی کو ملامت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا یہ کام نہیں کہ خدا کے نبیوں میں اس طرح بعض کو بعض سے افضل بیان کرتے پھرو اور پھر آپؐ نے حضرت موسیٰؑ کی ایک جزوی فضیلت بیان کر کے اس یہودی کی دلداری فرمائی۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ)

پس یہ اس ضابطہ اخلاق کا ایک مختصر نقشہ ہے جو غیر قوموں کے ساتھ تعلقات رکھنے کے متعلق مقدس بانی اسلام نے پیش کیا۔

****

انصر رضا۔کینیڈا

کیا ”مسجد“ صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے؟

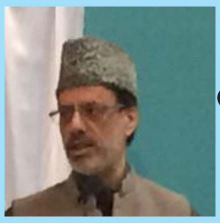

صرف ”مسلمانوں“ کی عبادت گاہ کو ہی مسجد کہا جاسکتا ہے۔ یہ خیال کس قدر قرآن و حدیث کے مخالف ہے ملاحظہ فرمائیے۔

بنی آدم کی عبادت گاہیں مساجد

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ (الاعراف:32)

ترجمہ:اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام بنی آدم کو، جس میں ظاہر ہے غیر مسلم بھی شامل ہیں، تمام ”مسجدوں “ میں جاتے ہوئے زیب و زینت اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ غیر مسلم تو عبادت کرنے ”مسلمانوں“ کی مسجدوں میں نہیں آئیں گے، اپنی اپنی عبادت گاہوں میں ہی جائیں گے۔ ان کی عبادت گاہوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد ہی کہتے ہوئے انہیں وہاں زیب و زینت اختیار کرنے کو کہا ہے۔

مدینہ کے منافقین کی عبادت گاہ مسجد

فرمایا۔

وَالَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّکُفۡرًا وَّتَفۡرِیۡقًۢا بَیۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَلَیَحۡلِفُنَّ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰی ؕ وَاللّٰہُ یَشۡہَدُ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ

(التوبہ:107)

ترجمہ:اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے ہی سے لڑائی کر رہا ہے ایک مسجد بنائی ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے تھے جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

مدینہ میں منافقین نے ایک مسجد تعمیر کی تھی جس میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں ہوتی تھیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بھی اس مسجد میں آنے کی دعوت دی جو اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا اور اس میں کبھی بھی نماز نہ پڑھنے کا حکم دیا۔ اس عمارت کو اگرچہ ”ضرار“ یعنی ضرر و نقصان پہنچانے والی جگہ کہا گیا لیکن پھر بھی اس کے نام کے ساتھ مسجد کا سابقہ استعمال کیا گیا۔اور اس کے مقابل پر اس جگہ کو بھی مسجد کہا جس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس کی بنیاد روزِ اوّل سے تقویٰ پر رکھی گئی تھی۔

اصحابِ کہف کی زیارت گاہ مسجد

اسلام سے چند صدیاں قبل اصحاب کہف کی غاروں پر بننے والی زیارت گاہوں کو بھی قرآنِ کریم مسجد کہہ کر ہی پکارتا ہے۔

وَکَذٰلِکَ اَعۡثَرۡنَا عَلَیۡہِمۡ لِیَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ لَا رَیۡبَ فِیۡہَا ۚ اِذۡ یَتَنَازَعُوۡنَ بَیۡنَہُمۡ اَمۡرَہُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَیۡہِمۡ بُنۡیَانًا ؕ رَبُّہُمۡ اَعۡلَمُ بِہِمۡ ؕ قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِہِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡہِمۡ مَّسۡجِدًا (الکھف:22)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ان کے حالات پر آگاہی بخشی تاکہ وہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ انقلاب کی گھڑی وہ ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ جب وہ آپس میں بحث کر رہے تھے تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ان پر کوئی یادگار عمارت تعمیر کرو۔ اُن کا ربّ ان کے بارہ میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اُن لوگوں نے جو اپنے فیصلہ میں غالب آگئے کہا کہ ہم تو یقیناً ان پر ایک مسجد تعمیر کریں گے۔

یہودونصاریٰ کے انبیاءؑ و اولیاء کے مزارات مساجد

اسی طرح احادیث میں نبی اکرم ﷺ یہودونصاریٰ کے انبیاء علیہم السلام اور ولیوں کی قبروں پر بنائی جانے والی عمارتوں کو بھی مسجد کہہ کر ہی پکارتے ہیں۔

حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کلیسا کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور ان مجسموں کا بھی ذکر کیا جو اس میں رکھے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایسی قوم تھی کہ جب ان میں کوئی نیک بندہ (یا فرمایا کہ نیک شخص) مرجاتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بنادیا کرتے تھے اور اس میں مجسمے رکھتے۔ یہ لوگ خدا کی بدترین مخلوق ہیں۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡیَہُوۡدِ وَ النَّصَارٰی اتَّخَذُوۡا قُبُوۡرَ اَنۡبِیَآءِہُمۡ مَّسَاجِدَ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

اللہ کی لعنت ہو یہودونصاریٰ پر کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

نبی اکرم ﷺ کے لئے ساری زمین مسجد

نبی اکرم ﷺ اس بات کو اپنی امتیازی خصوصیت بیان فرماتے ہیں کہ آپؐ کے لئے تمام زمین کو مسجد قرار دیا گیا اور اس کی مٹی کو پاک قرار دیا گیا جس سے مسلمان پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرسکتے ہیں اور جہاں بھی نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔لیکن پاکستانی قانون نبی اکرم ﷺ کی اس امتیازی شان کو گھٹانے کے درپے ہیں اور مصرہے کہ زمین کا وہ حصہ جہاں احمدی عبادت گاہیں بنتی ہیں وہ جگہ اور وہ عمارت مسجد نہیں کہلا سکتی۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ میری ایک مہینہ کی مسافت تک رعب سے مدد کی گئی ہے اور تمام زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک بنایا گیا ہے۔اس لئے میری امت کے جس فرد پر جہاں بھی نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے اور میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے اور پہلے انبیاء اپنی اپنی قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے جبکہ میں تمام انسانوں کے لئے بھیجا گیا ہوں اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔

قرآن و حدیث کی ان واضح تصریحات کے باوجود اگر کوئی قوم احمدیہ عبادت گاہ کو مسجد کا نام نہیں دینا چاہتی اور اس امتناع کو اپنے دین کا جزو قرار دیتی ہے تو پھر خود ہی جان جائیے کہ ان کا دین قرآن و حدیث کی بجائے کسی اور چیز پر بناء رکھتا ہے ۔

دس شرائط بیعت

بیان فرمودہ:سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

شرط اول

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔

شرط دوم

یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

شرط سوم

یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتّی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

شرط چہارم

یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

شرط پنجم

یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عُسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں خداتعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

شرط ششم

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستورالعمل قرار دے گا۔

شرط ہفتم

یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

شرط ہشتم

یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہریک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

شرط نہم

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

شرط دہم

یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ جنوری 1889ء از مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص 189)

****

غلام مصباح بلوچ۔کینیڈا

صحابی حضرت مسیح موعودؑ
حضرت سید حسن شاہ رضی اللہ عنہ

حضرت سید حسن شاہ رضی اللہ عنہ ولد مکرم سید فضل شاہ موضع مدینہ سیداں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ نے 20 سال کی عمر میں مردان صوبہ خیبر پختونخواہ سے جنوری 1907ء میں بذریعہ خط بیعت کی جس کے فوراً بعد قادیان حاضر ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف پایا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ایک دوست نے عرض کی کہ حضور! اب عیسائی عموماً یہ کہتے پھرتے ہیں کہ دیکھو ہمارا مسیح سب نبیوں سے درجہ میں بڑا ہے اس لیے ہم اس کو خدا کہتے ہیں کیونکہ مسلمانوں کی حدیث کی کتاب میں یہ درج ہے کہ ہر ایک انسان کو اس کی پیدائش کے وقت شیطان مس کرتا ہے لیکن حضرت مسیحؑ کو مس شیطان سے خدا نے محفوظ رکھا، اس لیے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا رسول بھی مس شیطان سے نہ بچا۔ یہ بات سن کر حضورؑ کا چہرہ لال ہوگیا اور بڑے زور سے فرمایا کہ حدیث میں مسیح ناصری کے متعلق اس لیے آیا ہے کہ یہود نے الزام لگایا تھا کہ معاذ اللہ مسیح ناجائز طریقے سے پیدا ہوا ہے۔ ان کے اس اعتراض کو دور کرنے کے لیے حضرت رسول کریمؐ نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی، کیونکہ دوسرے انبیاء پر یہ اعتراض نہیں ہوا۔ پھر فرمایا کہ مولوی سید محمد احسن یہاں ہیں؟ اس پر مولوی صاحب حاضر ہوئے اور حضورؑ نے فرمایا کہ مولوی صاحب اس حدیث کے متعلق ایک رسالہ لکھو .....

"ایک روز کا ذکر ہے کہ حضورؑ صبح سیر کے لیے نکلے اور لوگ بھی کثرت سے ساتھ تھے۔ خاکسار بھی ان میں شامل تھا۔ ہر ایک شخص یہی چاہتا تھا کہ میں ہی حضور کے ساتھ رہوں۔ میں بھی اس خیال سے دوڑ کر حضورؑ کے قریب پہنچا لیکن اتفاق سے میرا پاؤں حضورؑ کی چھڑی پر لگ گیا اور چھڑی حضور کے ہاتھ سے گر گئی۔ خاکسار کو ڈر پیدا ہوا کہ کہیں حضورؑ ناراض نہ ہوں لیکن قربان جاؤں حضورؑ کے اخلاق پر کہ حضورؑ نے واپس پھر کر بھی نہ دیکھا۔ میں نے جلدی سے وہ چھڑی اٹھا کر حضور کے ہاتھ سے لگائی۔ حضور نے اس وقت بھی بغیر پیچھے دیکھے چھڑی ہاتھ میں لے لی۔"

(رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر 6 صفحہ 287)

اغلباً خلافت ثانیہ کی ابتدا میں آپؓ ہجرت کر کے قادیان آگئے جہاں آپؓ کی رہائش محلہ ناصر آباد میں تھی۔ مارچ 1915ء میں آپ کا نکاح حضرت سید سرور شاہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امۃ اللہ بیگم بنت حضرت منشی عبدالرحمٰن کپورتھلوی رضی اللہ عنہ یکے از 313صحابہؓ کے ساتھ پڑھایا۔ (الفضل 21 مارچ 1915ء)

تقسیم ملک کے بعد آپؓ جھنگ شہر میں مقیم ہوئے جہاں 26اپریل 1976ء کو وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 991) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپؓ کی اہلیہ محترمہ حضرت امۃ اللہ بیگم صاحبہ نے 7اکتوبر 1961ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ دونوں میاں بیوی بفضلہٖ تعالیٰ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں، دونوں کے نام جھنگ شہر کے تحت درج ہیں۔ آپ کی اولاد میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔

****

راجہ اطہر قدوس۔نائیجیریا

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 67واں جلسہ سالانہ

محض اللہ کے فضل و کرم سے ہر سال کی طرح امسال بھی احمدیہ مسلم جماعت نائیجیریا کو اپنا جلسہ سالانہ 20تا22دسمبر 2019ء منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔الحمدللہ

یہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 67 واں جلسہ سالانہ تھا۔ جس کی تیاری سارے سال پر محیط رہی۔امیر صاحب کی طرف سے قائم کردہ جلسہ سالانہ کمیٹی نے بھر پور طریقے سے اپنا کام کیا۔ جلسے کا آغاز دعاؤں اور اجتماعی صدقات سے کیا گیا۔ پورے ملک سے لوگ قافلوں کی شکل میں جلسہ گاہ تشریف لائے جو ILARO, OGUN STATE میں واقع ہے۔ جلسے کا آغاز 20 دسمبر بروز جمعۃ المبارک اجتماعی تہجد سے کیا گیا۔جس میں جلسے کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین جلسہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لائیو خطبہ جمعہ سنا۔ پہلے سیشن کا آغاز 4 بجے ہوا۔امیر صاحب اور محترم مشنری انچارج نے پرچم کشائی کی۔ بعد ازاں تلاوت قرآن کریم کے بعد مہمانان کرام کا تعارف کروایا گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ سنانے کے بعد مقررین نے خطابات کئے۔ یہ خطابات چونکہ انگریزی زبان میں تھے اس لئے لوکل زبانوں Housa اور Yoruba میں تراجم بھی کئے گئے۔ اس موقع پر امیر صاحب نائیجیریا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا حاضرین جلسہ کے لئے پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں ۔ اس کے بعد کھانا ہوا۔ اس طرح جلسے کے پہلے دن کا اختتام ہوا۔

21 دسمبر بروز ہفتہ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد "نظام وصیت" کی اہمیت پر درس دیا گیا۔جس کی Housa اور Yorubaزبانوں میں translation کی گئی۔ 10 بجے پہلے سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مشنری انچارج افضال احمد رؤف نے سیرت النبی ﷺ کے پہلو پر روشنی ڈالی ۔ اس کے علاوہ دیگر مقررین نے بھی تقاریر کیں۔ جن کا لوکل زبانوں میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ جلسے کے دوسرے دن سیمینار ہال میں ایک نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں معزز مہمانان نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ نمائش میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف اور مختلف تصاویر ی دستاویزات شامل تھیں۔ بعد ازاں مہمانان کرام نے مختصر خطابات بھی کئے۔ دوسرے روز کے اختتام سے قبل نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء و طالبات میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کو پریس کے مختلف نمائندگان نے کوریج دی۔ ریڈیو، اخبارات اور ٹی وی کے نمائندگان نے انٹرویوز کئے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی حکومتی اور دوسری

نامور شخصیات نے بھی جلسے میں شرکت کی۔ مختلف اسٹیٹس کے گورنرز اور منسٹرز نے جلسے میں شمولیت اختیار کی۔ نائیجیریا کے نائب صدر نے خصوصی طور پر اپنا نمائندہ بھیجا جس نے صدر مملکت کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس موقع پر جلسہ اورجماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ جلسے سے چند روز قبل امیر صاحب نے پریس کانفرنس کی جس میں مختلف ٹی وی نمائندگان کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

****

محمد ظفراللہ ہنجرا۔امریکہ

سفر جاپان اور بدھسٹ (BUDDHIST) کانفرنس میں شرکت

2015ء میں خاکسار کو لاس اینجلس میں جین مت کی بین المذاہب کانفرنس میں شمولیت کے لئے بطور مقرر دعوت ملی تو وہاں میرا رابطہ CSS (Compassionate Service Society) جو کہ ایک بدھ مت کے مکتب فکر کی ایک شاخ ہے، کے وفد سے ہوا۔ پہلے تعارف ہوا پھر یہ تعلقات اخوت میں تبدیل ہو گئے۔متعدد بار ان کو مسجد بیت الحمید میں دعوت دی پھر جلسہ انٹر فیتھ کانفرنس اور افطار ڈنر میں ان کی شمولیت ہوتی رہی۔

اس کے بعد CSS والوں نے بھی کانفرنس اور اپنی میٹنگز میں ہمیں بلایا۔ سوال وجواب ہوتے رہے عبادت،مراقبہ اور اسلام کی تعلیمات کے متعلق آگاہ کیا جاتا رہا ۔

ایک دن ان سے کہا آپ کو لندن جلسہ میں شرکت کرنی چاہئے ماسٹر HANG TROUN نے کہا کہ غور کرتے ہیں اگلے دن انہوں نے فون کرکے کہا کہ ہمارے ممبران تیار ہیں۔

چنانچہ 22 افراد پر مشتمل یہ وفد 2017ء کے جلسہ میں شامل ہوا اور پورا وقت جلسہ میں شامل رہے اور اسی طرح مختلف اقوام کے لوگوں سے ملتے رہے۔اپنے مخصوص لباس میں تینوں دن منفرد انداز میں حضور انور کی تقاریر اور سادگی سے بہت متاثر تھے اور جماعت کی والہانہ محبتِ خلافت بھی ان کے لئے انمٹ نقش ثابت ہوئی۔آخری دن حضور انور سے 45 منٹ کی ملاقات سوال و جواب تعارف اور تصاویر بھی ان کے لئے حضور انور سے محبت میں مزید اضافہ کا باعث ہوئی اور اس بات کا تذکرہ انہوں نے واپس آکر ویسٹ کوسٹ کے جلسہ کی تقریر میں کیا اور جاپان میں بھی لندن جلسہ کی پُرلطف یادوں کو اپنے ممبران کے سامنے کئی بار دہرایا۔

چنانچہ اس تعلق اخوت میں مزید ترقی ہوتی رہی اور یہ رشتہ مزید مضبوط ہوتا گیا ۔

2017ء میں میرا تبادلہ شکاگو میں ہوگیا۔ لیکن اس کے باوجود ان کا تعلق مجھ سے اور لاس اینجلس کی جماعت سے بدستور قائم رہا ۔

اگست میں انہوں نے جاپان میں ہونے والی امن کانفرنس میں بطور مقرر اور مہمان کے دعوت دی۔خاکسار نے یہ خط مکرم امیر صاحب کی وساطت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رہنمائی کے لئے بھجوایا۔حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزنے کمال شفقت سے شامل ہونے کا ارشاد فرمایا۔جب اپنی منظوری کی اطلاع ان کو دی تو ہر ممبر بہت خوش تھا کہ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی۔چنانچہ ان کے 300 افراد کی امریکہ سے جاپان روانگی تھی اور وہ سب انگریزی جانتے تھے۔

جاپان کے مبلغین کی شمولیت

خاکسار نے ترجمانی کے لئے مکرم انیس احمد ندیم سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے دو اور مبلغ مکرم سید ابراہیم احمد اور مکرم حزقیل احمد کو بھی شامل کر لیں تو بہت اچھا ہوگا اور مقصد یہی تھا کہ جاپان میں ان کا تعارف اور روابط میں اضافہ ہو جائے اور پھر ان کو جاپانی زبان پر بھی عبور تھا ۔

چنانچہ ہمارے میزبانوں نے اس کو خندہ پیشانی سے قبول کیا بلکہ بہت خوشی کا اظہار کیا ۔

جاپان روانگی

خاکسار 14 اکتوبر کو شکاگو سے جاپان روانہ ہوا اور 15 اکتوبر کو جاپان مرکز احمدیت NOGOYA میں پہنچ گیا۔ مکرم حافظ امجد اور مکرم سید ابراہیم نے مجھے ائیرپورٹ سے لیا اور مسجد میں لے گئے۔17 اکتوبر کو ہماری روانگی بدھ مت مرکز MOUNT KOYA کی طرف تھی جو کہ NOGOYA سے 300 کلومیٹر ایک پہاڑی کے اوپر 1200 سال قبل قدیمی مرکز معبد اور قبرستان ہے۔یہ ایک زائرین کے لئے زیارت گاہ ہے یہ جگہ نہایت پُرکشش اور پُر سکون ہے۔اس مقام پر متعدد راہب خانے اور بدھ مذہب کے پیروکاروں کے لئے تعلیمی ادارے بھی ہیں۔

تعارف: CSS (compassionate sevice society)

اس مذہب کے 3 بڑے مکاتب فکر ہیں۔

THERAYEDA (تھیرویدا)، MAHAYANA (ماہایانہ) اور VAJARAYANA (وجرایانہ)۔

CSS ماہایانہ مکتبِ فکر کی ایک شاخ ہے اور اس کے بانی MASTER HANG TRUONG ویت نامی نژاد امریکی لاس اینجلس میں مقیم ہیں اور ان کے ممبرز امریکہ کی مختلف ریاستوں میں پھیلے ہوئے ہیں ۔

اس کے علاوہ جرمنی، تائیوان، ویت نام اور دیگر ممالک میں بھی ان کے سینٹرز موجود ہیں اور ہمیشہ اپنے سینٹرز جا کر کلاسیں لیتے اور رفاہی کاموں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔

ان کا مقصد یہ ہے کہ اپنے مذہب کی تعلیم اور عبادات کو تمام لوگوں تک عام کیا جائے اور دوسرے مذاہب کے ساتھ ہم آہنگی اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے متحدہ کوشش کرنی چاہیے اور یہ چیز دوسرے بدھ مت کے مکاتب فکر میں تعارف کروانے کے متمنّی ہیں۔MASTER TRUONG کا مقام ایک MONK کا یعنی بدھ راہب کا ہے اور یہ شادی نہیں کرتے ۔

اس کے ممبران میں مرد و عورتیں شامل ہیں خصوصی مراقبہ کے لئے یہ ایک مخصوص لباس پہنتے ہیں مرد اور عورتیں سر منڈا دیتے ہیں یہ جنگل میں چلہ کشی کرتے ہیں جو کہ 7 دن، 15 دن یا اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

عام دنوں میں زندگی کے سارے کام کرتے ہیں یہ ان کے لئے خصوصی RETREAT ہوتی ہے ۔ جس کو آپ چلہ کشی یا مراقبہ بھی کہہ سکتے ہیں۔یہ لوگ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں، سبزی کھاتے ہیں اور ہر قسم کے گوشت سے اجتناب کرتے ہیں۔ خدمت خلق کا جذبہ ان لوگوں میں بہت زیادہ دیکھنے کو ملا۔

ہماری مسجد بیت الحمد سے 15 میل کے فاصلے پر ان کا مرکز ہے جماعت احمدیہ کاان سے کافی اچھا تعلق ہے اور آپس میں محبت و پیار کا تعلق ہے۔

امن MANDALA کانفرنس

MANDALA کانفرنس ماسٹر کئی سالوں سے لاس اینجلس میں کرتے ہیں۔ جس سے دیگر ملکوں کے راہب MONKS اس کانفرنس میں شامل ہوتے ہیں اور جماعتی احباب بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔

اس سال انہوں نے یہ کانفرنس جاپان میں کروائی۔گزشتہ سال جاپانی بدھ مت کا مذہبی پیشوا ABBOT ZENRYU اور ان کے ڈائریکٹر لاس اینجلس میں آئے تھے اور ان کو یہ طریق پسند آیا اور انہوں نے یہ جاپان میں کروانے کی اجازت دی۔

17 اکتوبر کو شام MOUNT KOYA ایک مقام پر پہنچے اور اپنے میزبانوں سے ملے۔مبلغین سے ان کا تعارف کروایا سوال و جواب اور روایتی قہوہ سے مہمان نوازی شروع ہوئی اور اس کے بعد ڈنر رہائش گاہ پر پیش کیا گیا ۔

18 اکتوبر ایک قدیمی معبد میں THE HOIN 520 مذہبی پیشوا ABBOT ZENRYU جس کا مقام ایک پاپ جیسا ہے اس کے تمام راہب اپنے مخصوص لباس میں منظم طریق کے ساتھ داخل ہوئے۔اس کے بعد ماسٹر اپنے ممبران کے ساتھ مخصوص لباس میں داخل ہوئے۔

جاپانی راہب نے تقریب کا آغاز کیا اور پھر اس کے ساتھ مخصوص عبادتیں اور دعائیں مانگی گئیں اور اس کے بعد اس کا اختتام ہوگیا۔

شام کے وقت دوسری تقریب منعقد ہوئی جس میں مہمان MONKS اور خاکسار کو سامنے اسٹیج پر بٹھایا گیا۔

اس میں تعارف ہوا خاکسار نے اسلام اور احمدیت کا تعارف کروایا اور اس کے ساتھ ماسٹر نے اپنے لندن جلسہ کی شمولیت اور حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا احوال بیان کیا۔

اس کے علاوہ دیگر ممالک سے MONKS نے اپنا تعارف کروایا۔مکرم انیس احمد ندیم نے جاپان میں احمدیت کے متعلق تفصیل بیان کی۔

مراقبہ MEDITATION

مؤرخہ 19 اکتوبر کو مراقبہ کا دن تھا۔جس میں بدھ مت کے نمائندگان نے بدھ مت کی اہمیت ، اپنے اپنے طریق ،اس کے ساتھ زمین پر بیٹھنے اورمراقبے کا طریق بیان کی کیا۔

نماز اور اسلامی طریق عبادت

خاکسار کو بھی اسلامی طریق عبادت بیان کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار نے بلند آواز میں نماز پڑھائی۔انہوں نے بھی خاکسار کے ساتھ نماز میں شمولیت اختیار کی۔

وضوکا طریق،اعتکاف ،چلہ کشی ،رکوع و سجوداور دیگر اسلامی عبادتوں کے متعلق بیا ن کیا۔

خا کسار نے حقو ق اللہ اور حقوق العباد کی بھی اہمیت کا ذکر کیا۔جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا اور ما سٹر نے بھی جماعت کی خدما ت کا ذکر کیا۔

امن کانفرنس بین المذاہب

تیسرے دن امن کا نفرنس تھی جس میں MONKSنے اپنے اپنے خیالات کے مطا بق دنیا میں امن قائم کرنے اور اپنی کو ششیں اور ذرائع بیان کیئے۔

خا کسارنے حضور انور ایدہ اللہ تعا لیٰ بنصرہ العزیزکے خطبات کی روشنی میں گھریلوامن،اقتصادی ،مذاہب کے درمیان ہم آہنگی،عزت و تکریم اور عدل پر بیان کیا۔

اسلام کی تعلیم اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد حضرت اقدس مسیح مو عودؑ کے ذریعہ شروع ہوا اور آج ساری دنیا میں اس کاانعقاد ہوتاہے۔

آ ج کے دن پھر ما سٹر نے حضور انور ایدہ اللہ تعا لیٰ بنصرہ العزیز سے ملا قا ت کا ذکر کیااور مختلف قوموں سے روابط کا ذکر کیا اور کہا کہ جلسہ پر آنے والے امن پسند تھے اور خلیفہ سے بہت محبت کرنے والے ہیں اور یہ لوگ دنیا میں امن کے خواہاں ہیں۔

عشائیہ اور اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کا انعقاد ایک خاص قدیمی معبد میں کیا گیا جس میں شہر کے میئر، مذہبی پیشوا،عمائدین شہر اور دیگر مکا تب فکر کےلوگ اور سما جی شخصیا ت نے شمولیت اختیا ر کی۔ما سٹر HANG TROUNG نے اس تقریب کا آغا ز کیا۔فرداً فرداً سب کو ا سٹیج پر بلاکر شکریہ ادا کیا گیااور تحا ئف دیئے گئے ۔خاکسار نے تما م مہمانوں، میزبانوں اور دیگر لوگوں کی محبت اورعزت کا شکریہ ادا کیااور جماعت احمدیہ اور خلا فت کاتذکرہ کیا۔

مکرم انیس احمد ندیم نے شہر کے میئر اور معز زین کو قرآن کریم اور دیگر جما عتی کتب پیش کیں۔CSSکے ممبران بہت خوش تھے کہ انہوں نے اپنی تعلیم ،طریق عبادت دوسرے ملک میں متعارف کرو ادیا۔ بدھ مت 1200سال سے زائد کے حامل فرقہ کے ساتھ مل کر یہ کا نفرنس کی گئی۔محبت بھا ئی چارہ کا سبق ان سب کو دیاگیا۔جو ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کا فی تھا ۔اس کے بعد خو شی میں سب نے ہا تھ ملائے اور گلے ملے۔

نماز میں لذت اور ذوق و شوق

حضرت پیر سراج الحق نعمانیؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے نماز میں لذت اور شوق پیدا کرنے کے متعلق سوال کیا ۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔

کبھی مکتب میں پڑھے ہو ۔عرض کیا جی ہاں پڑھا ہوں ۔فرمایا کبھی استاد نے کا ن پکڑائے ہیں۔عرض کیا ہاں پکڑائے ہیں ۔فرمایا پھر کیا حال ہوا ۔عرض کیا کہ میں پہلے تو برداشت کرتا رہااور جب تھک گیااور ہاتھ پیر دکھ گئے اور درد ہو گیااور پسینہ پسینہ ہو گیا تو رو پڑا اور آنسو جاری ہو گئے۔ فرمایا پھر کیا ہوا ۔ عرض کیا پھر استاد کو رحم آگیا اور کان چھڑا دیئےاور خطا معاف کر دی پھر پیار کیا اور کہا جاؤ پڑھو۔فرمایا یہی حالت نماز میں پیدا کرو ۔جس قدر دیر لگے اتنی دیر نماز میں لگاؤ اوراِھۡدِنَاالصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡم زیادہ پڑھواور اس قدر پڑھو کہ ہاتھ پیراور بدن دکھ جاوےتو کچھ اپنی جان پر رحم آوے گا اور کچھ تھکان ہوگااور پھر خدا تعالیٰ کے رحم پر نظر ہو گی۔ اس کے بعد خدا بھی رجوع برحمت ہو گا اور دریائے الٰہی جوش مارے گا پھر حضور اور خشوع و خضوع اور لذت اور ذوق و شوق پیدا ہو جاوے گا۔
(تذکرۃ المہدی، ص 150)

بدھ مت کے پیشوا کے گھر میں ملاقات

اختتامی تقریب کے بعد ہم مبلغین ABBOT ZENRYU HIDAKA سے ملنے کے لئے ان کے گھر پر گئے۔

مکرم انیس احمد نے ان کو قرآن کریم پیش کیا اور جماعت جاپان کا ذکر کیا۔

خاکسار نے بدھ مت کے پیشوا کوبہت سادہ اور ملنسار اور مہمان نوازپایا۔

بدھ مت کی روایات

کھانے کے وقت بدھ زمین پر چوکڑی ما ر کر کھا نا کھاتے اور سب اکٹھے مل کر کھاتے تھے ۔معمولی غذا کھانا ان کا معمول ہے۔ دعا سے کھانے کا آغاز کرتے ۔

جاپان کے بدھ مت گوشت کھا لیتے ہیں لیکن CSSوالے سبزی خور ہیں۔گرم پانی اور قہوہ کاا ستعمال بطور مشروب ہوتا ہے ۔ پھل سبزی کھا نا پسند کرتے ہیں ۔لبا س میں سا دگی ،معبد اور گھریلو کمروں میں داخل ہو نے سے پہلے جوتے اتارنا ان کارواج ہے۔

عاجزی انکساری ان لوگوں میں بہت پا ئی جا تی ہے ۔ہا تھ جوڑ کر مسکرا کر ملنا ان کا روز مرہ کا طریق ہے ۔نہایت تکریم اور عزت سے پیش آتے ہیں۔

مؤرخہ 21اکتوبر کو ہما ری واپسی ہو ئی۔ صبح نا شتہ کے بعد سب کو الوداع کیا اور سب کا شکریہ ادا کیا۔

مؤرخہ 22اکتوبر کو خاکسار ٹو کیو کے لئے روانہ ہوا اور ایک دن ٹوکیو کی سیر کی اور 24اکتوبر کو واپس شکا گو پہنچ گیا۔

ان ایام میں خدا کے فضل سے مکرم انیس احمد ندیم ،مکرم سید ابراہیم اور مکرم حزقیل احمدکاخاص تعاون رہا جن کی وجہ سے میرے لیے یہ ممکن ہوااور اس کے ساتھ مکرم حافظ امجد اور دیگر احبا بِ جما عت کی مہمان نوازی اور ٹوکیومیں صدر جماعت مکرم سنوری ،مکرم مبشر زاہد اور مکرم سہیل احمد کا بھی ا س دوران خاص تعاون رہا۔اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطافرمائے۔آمین

****

جلسہ سالانہ نائیجیریا 2019ء کے موقع پر حضور انور کے خصوصی پیغام کا اردو مفہوم

پیارے ممبران احمدیہ مسلم جماعت نائیجیریا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ آپ 20،21،22دسمبر 2019ء کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔ اللہ کرے کہ تمام شاملین اس سے اعلیٰ روحانی فیض حاصل کرنے والے ہوں اوربھلائی، نیکی و تقویٰ میں بڑھنے والے ہوں۔

آپ کو یہ بات مد نظر رکھنی چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتوں اور نعمتوں میں سے ایک جلسہ سالانہ کا قیام ہے۔ یہ اس لیے ہے کیونکہ یہ منفرد اجتماع ہمیں اپنے روحانی اور اخلاقی معیاروں کو بہتر کرنے،دلوں کو پاک کرنےاور اپنے علم کو بڑھانے کے مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ ہم تقویٰ میں بڑھنے والے ہوں اور اس طرح زیادہ بہتر رنگ میں خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔

پس جلسے میں شامل ہونے والے ہر فرد کو ،خواہ وہ مرد ہو یا عورت، اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ اور یہی جلسے میں شامل ہونے کا واحد مقصد ہے۔آپ تقویٰ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بڑھتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہوں اور جلسے میں اس بنیادی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے شامل ہوں۔ اگر ایسا نہیں تو جلسہ میں شامل ہونا بے مقصد اور فائدہ سے خالی ہو گا۔

اللہ آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے جلسہ سالانہ کو کامیاب فرمائے اور آپ کو جلسے کی کارروائی سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آپ کو بیعت کے تقاضوں کو پورا کرنے والا بنائے اور ہمیشہ نظام خلافت کا وفادار بنائے۔ اللہ آپ کو اپنی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی لانے کی توفیق عطا فرمائے اور نیکی اور تقویٰ میں بڑھتے ہوئے انسانیت اور اسلام کا مددگار بنائے۔ اللہ کا فضل آپ سب کے شامل حال ہو۔ آمین

والسلام
خاکسار
(دستخط) مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

DAILY ALFAZL LONDON
(Online Edition)
ANDROID APP ON Google Play
web: www.alfazlonline.org Twitter: @alfazlonline
Email: info@alfazlonline.org WhatsApp No. 00447493785065 00447951614020
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء ان میں سے ایک پر بھجوائیں

خشک میوہ جات اور ان کے فوائد
اخروٹ، پستہ اور مونگ پھلی کے اجزاء اور ان کا استعمال

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بے شمار نعمتیں پیدا کی ہیں، ان میں خشک میوے بہت اہم ہیں جو موسم سرما میں قدرت کا انمول تحفہ ہیں۔ ان میں ایسی قوت اور صحت بخش اجزاء شامل ہوتے ہیں جو ہمارے جسم کو قوت و طاقت فراہم کرتے ہیں۔ خشک میوہ جات کے فوائد بے شمار ہیں۔ یہاں ہم چند میووں کے فوائد پیش کر رہے ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر جسمانی کمزوری کو دور کرکے قوت حاصل کی جا سکتی ہے بلکہ کئی بیماریوں سے بچا بھی جا سکتا ہے۔

اخروٹ

سردیوں میں چونکہ پانی کم پیا جاتا ہے ، اس لئے اکثر لوگ قبض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اخروٹ ایک اچھا قبض کشا ثابت ہوتا ہے چونکہ اس میں کئی قسم کے حیاتین اورمعدنی نمک بھی ہوتے ہیں اس لئے اسے استعمال کرکے جسمانی عضلات کو خوب اچھا بنا سکتے ہیں۔ اخروٹ کو دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے بھی مفید سمجھا جاتا ہے۔ اخروٹ جگر کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے۔

ایک سو گرام اخروٹ کی گری میں 15 گرام پروٹین 6/16 گرام نشاستہ ، 1/2 ملی گرام فولاد ، 380 ملی گرام فاسفورس ، 225 ملی گرام پوٹاشیم اور حیاتین '' الف اور ب '' کے علاوہ حیاتین ''ج'' بھی ہوتا ہے۔ اخروٹ کا بھنا ہوا مغز یا گری خشک کھانسی کے لئے مفید ہوتی ہے۔ سردیوں میں اخروٹ کے استعمال سے بدن میں گرمی اورتوانائی پیدا ہوتی ہے۔ اخروٹ کا حلوہ بھی بنایا جاتا ہے جس کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

اشیاء:۔ اخروٹ آدھا کلو ،شکر آدھا کلو، کھویا ایک پاؤ، زعفران دو ماشہ ، کیوڑہ چار چمچے۔

ترکیب:۔ پہلے اخروٹ کی گری کو اچھی طرح صاف کرکے سل پر پیس لیں۔ چینی میں ایک پاؤ پانی ڈال کر قوام تیار کر لیں۔ اب گھی میں الائچی دانے ڈال کر کڑ کڑائیں اور اس میں پسے ہوئے اخروٹ ڈال کر بھونیں اور جب بُھن جائیں اور یہ خوشبو دینے لگیں تو اس میں کھویا ڈال کر پھر بھونیں۔ اب اس میں چینی کا قوام ڈال دیں اور چمچہ چلاتے رہیں ، جب خشک ہو جائے تو زعفران کیوڑے میں پیس کر ملا دیں اور جب حلوہ گھی چھوڑے تو اتار لیں۔لذیذ حلوہ تیار ہے۔

پستہ

ایک نہایت خوش ذائقہ مغز ہے۔ پستہ تاثیر میں گرم اور تر ہے۔ جدید سائنسی تحقیق کے مطابق سو گرام پستے میں 2.9 گرام پروٹین 8.0 گرام فیٹ، 3 گرام کاربو ہائیڈریٹ (نشاستہ) 88 کیلوریز اور حیاتین ''الف'' اور ''ب'' بھی ہوتا ہے اور دیگر غذائی اجزاء کی مناسب مقدار پائی جاتی ہے۔ پستے میں سب سے زیادہ مقدار Fats کی پائی جاتی ہے جو جسمانی نشوونما جلد کی صحت اور وٹامنز کے انجذاب میں معاون ہے۔ تاہم Fats کا کم مقدار میں استعمال صحت بخش ہے جبکہ اسے جو جسمانی خلیوں اور پٹھوں کی نشوونما ، جلد کی صحت کے لئے ضروری ہے۔ اس میں 88 کیلوریز ہوتی ہیں جو توانائی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

اپنے بیش قدر غذائی اجزاء کی بدولت پستہ دل و دماغ کو قوت دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے جسم توانا اور دانت و مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ یہ حافظے کو تیز کرتا ہے۔ چونکہ پستہ قلب اور دماغ کے لئے طاقتور ہوتا ہے اس لئے اسے طب کی دواؤں میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔ پستہ گردوں کے لئے بھی مفید ہے۔ جگر کی اصلاح کے لئے ، دل کی گھبراہٹ اور خفقان وغیرہ کی کیفیات سے نجات کے لئے بھی اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس چھوٹے سے مغز میں قدرت نے قوت کے خزانے چھپا رکھے ہیں۔ پستے کا حلوہ بھی بنایا جاتا ہے۔ اسے بلڈ پریشر کی کمی کے شکار افراد کے لئے بہت مفید قرار دیا جاتا ہے۔ اس کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

اجزاء :۔ پستہ 50 گرام ، چینی ایک پاؤ (دو کپ)، الائچی پیس لیں آٹھ عدد ، انڈے تین عدد، گھی ایک پاؤ، کھویا ایک پاؤ، لونگ دو عدد، بادام 25 گرام ، زعفران یا کیوڑہ ، کشمش حسب ذائقہ۔

ترکیب:۔ پستے کو پیس لیں۔ دو کپ پانی میں چینی ڈال کر شیرہ تیار کر لیں۔ ایک برتن میں گھی گرم کرکے لونگ الائچی ڈال کر ہلکا سا بھونیں پھر پستے ڈال دیں۔ انڈے پھینٹ کر تیار رکھیں وہ بھی پستے میں ڈال دیں ، اسی پستے والے برتن میں جب شیرہ جذب ہو جائے تو ساتھ ساتھ چمچہ چلائیں۔نیچے لگنے نہ پائے، پھر زعفران کیوڑہ ڈال کر اتار لیں۔ اب پلیٹ میں نکال کر اوپر سے بادام اور کشمش ڈالیں اور چاندی کا ورق لگا کر گرم گرم نوش فرمائیں۔

مونگ پھلی

اکثر مغزیات درختوں کے خشک پھل ہوتے ہیں جنہیں قدرت مضبوط خول اور چھلکوں میں بند کر دیتی ہے۔ مونگ پھلی جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے یہ ایک پھلی کے بیج ہوتے ہیں جو زمین کے اندر پید اہوتی ہے۔ اسی لئے لوگ اسے انگریزی میں ''گراؤنڈنٹ'' بھی کہتے ہیں۔ مونگ پھلی کا شمار اب مغزیات میں ہونے لگا ہے اور اس کی کاشت پاکستان میں بھی خوب ہونے لگی ہے۔ ویسے یہ سب سے زیادہ امریکہ میں کاشت ہوتی ہے اور کھائی جاتی ہے۔ یہاں 1890ء میں شہر سینٹ لوئی کے ایک ڈاکٹر نے اسے پیس کر اس میں نمک مرچ وغیرہ ملا کر ایک گاڑھی سی چٹنی تیار کی۔ جو '' پی نٹ بٹر'' (مونگ پھلی کا مکھن) کہلائی اور اس وقت سے امریکہ میں اس کا استعمال بڑھتا ہی چلا گیا۔ امریکی توس اور بن پر اسے لگا کر مزے لے کر کھاتے ہیں۔ ہمارے یہاں مونگ پھلی کو زیادہ تر بھون کر تل کریا ابال کر کھایا جاتا ہے یا پھر اس کی مٹھائیاں بنائی جاتی ہیں ۔ جاڑوں میں گرم مونگ پھلی کھانے کا مزا ہی کچھ اور ہے۔

ایک سوگرام مونگ پھلی میں 26/9 گرام پروٹین 559 حرارے،74 گرام کیلشیم 1/9 ملی گرام فولاد، حیاتین''ب '' (تھایامین) اعشاریہ تین ملی گرام ، رائبو فلاوین اور نایاسین کے علاوہ حیاتین ''ہ'' (ای) بھی ہوتا ہے۔ مونگ پھلی مقوی اعصاب ہوتی ہے۔ اس کے غذائی اجزاء سے جسم توانا ہوتا ہے۔ دبلے پن سے نجات اور وزن میں اضافے کے خواہشمندوں کے لئے اس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے ۔ لہٰذا موٹے افراد کو اس کا استعمال احتیاط سے کرنا چاہئے کیونکہ اس کے تیل کی کثرت سے وزن بڑھ سکتا ہے۔ مونگ پھلی بلڈپریشر کی کمی اور کمزوری کے شکار افراد کے لئے بھی بہت مفید ہوتی ہے۔

****